سوال

میرا سوال خلع کے متعلق ہے، میں نے ایک عالم دین اور دو گواہوں کے سامنےاپنے خاوند سے خلع لیا ہے، اورچھ ماہ کے بعد ہم نے فیصلہ کیا کہ دوبارہ نیا نکاح کرلیں، دو برس کے بعد میں نے دوبارہ خلع حاصل کرلیا، اس کے بعد میرے خاوند نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ میرے ساتھ بہتر معاملہ سے پیش آئیگا اور ہمارےلیے ایک دوسرے کا آپس میں مل جانا ضروری ہے کیونکہ ہمارا بچہ بھی ہے میرا سوال یہ ہے کہ : کیا خلع طلاق شمار ہوتا ہے، اور کیا اس کا معنی یہ ہوا کہ اب میرےلیے ایک طلاق باقی بچی ہے ؟ اور کیا ہم ایک بار ایک دوسرے سے دوبارہ مل سکتے ہیں اور اس کا طریقہ کیا ہوگا کیا نیا نکاح کیا جا ئیگا ؟ برائے مہربانی اس کی وضاحت کریں، اور اگر آپ کچھ اور معلوم کرنا چاہیں تو بھی مجھے بتائیں تاکہ میں وہ بھی آپ کے علم میں لاسکوں

جواب

الحمد للہ

راجح قول یہی ہے کہ خلع طلاق شمار نہیں ہوتی چاہے وہ طلاق کے الفاظ میں ہی ہو، اس کی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے :

1 جب خلع طلاق کے الفاظ میں نہ ہو اور نہ ہی اس سے طلاق کی نیت کی گئی ہو تو اہل علم کی ایک جماعت کے ہاں یہ فسخ نکاح ہے، اور قدیم مذہب میں امام شافعی کا یہی قول ہے اور حنابلہ کا بھی مسلک یہی ہے، اس کے فسخ ہونے کی بنا پر اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا، اس لیے جس نے بھی اپنی بیوی سے دوبار خلع کرلیا تو اسے نیا نکاح کرکے رجوع کا حق حاصل ہے اور وہ طلاق شمار نہیں ہوگی

اس کی مثال یہ ہے کہ : خاوند بیوی کو کہے میں نے اتنی رقم کے عوض تجھ سے خلع کیا، یا اتنے مال پر میں نے نکاح فسخ کیا

2 لیکن اگر خلع طلاق کے الفاظ کے ساتھ ہو مثلا میں نے اپنی بیوی کو اتنے مال کے عوض میں طلاق دی تو جمہور اہل علم کے قول میں یہ طلاق شمار ہوگی "

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (237/19).

اور بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ بھی فسخ نکاح ہی ہوگا، اور اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا، یہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے ہی اختیار کیا اور کہا ہے :

یہ قدماء صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور امام احمد رحمہ اللہ سے بیان کردہ ہے "

دیکھیں : الانصاف (393/8).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" لیکن راجح قول یہ ہے کہ : یہ (یعنی خلع) طلاق نہیں چاہے یہ خلع صریح طلاق کے الفاظ سے واقع ہو، اس کی دلیل قرآن مجید کی آیت ہے فرمان باری تعالی ہے :

یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں پھر یا تو اچھائی سے روکنا یا پھر عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے البقرۃ (229).

یعنی دونوں بار یا تو اسے رکھیں یا پھر چھوڑ دیں یہ معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے

اس کے بعد فرمایا :

اور تمہیں حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دیا ہے اس میں سے کچھ بھی لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو، اس لیے اگر تمہیں ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کے لیے کچھ دے ڈالے، اس میں ان دونوں پر گناہ نہیں یہ اللہ کی حدود ہیں خبردار ان سے آگے مت نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کر جائیں وہ ظالم ہیں البقرۃ (229).

تو یہ تفریق فدیہ شمار ہوگی پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا :

پھر اگر اس کو (تیسری) طلاق دے دے تو اب اس کے لیے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے سوا دوسرے سے نکاح نہ کرے البقرۃ (230).

اس لیے اگر ہم خلع کو طلاق شمار کریں تو فرمان باری تعالی : "اگر وہ اسے طلاق دے دے" یہ چوتھی طلاق ہوگی، اور یہ اجماع کے خلاف ہے، اس لیے فرمان باری تعالی : اگر اس نے اسے طلاق دے دی یعنی تیسری طلاق تو "اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ عورت کسی دوسرے سے نکاح نہ کر لے"

اس آیت سے دلالت واضح ہے، اسی لیے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا کہنا ہے : ہر وہ تفریق جس میں عوض و معاوضہ ہو وہ خلع ہے طلاق نہیں، چاہے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، اور راجح قول بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (12/467-470).

اور شیخ رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"چنانچہ ہر وہ لفظ جو معاوضہ کے ساتھ تفریق پر دلالت کرتا ہو وہ خلع ہے چاہے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، مثلا خاوند کہے میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار ریال کے عوض طلاق دی، تو ہم کہیں گے یہ خلع ہے، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے :

ہر وہ جس میں معاوضہ ہو وہ طلاق نہیں "

امام احمد کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہیں :

میرے والد صاحب خلع میں وہی رائے رکھتے جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے تھی، یعنی یہ فسخ نکاح ہے چاہے کسی بھی لفظ میں ہو، اور اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا

اس پر ایک اہم مسئلہ مرتب ہوتا ہے :

اگر کوئی انسان اپنی بیوی کو دو بار علیحدہ علیحدہ طلاق دے اور پھر طلاق کے الفاظ کے ساتھ خلع واقع ہو جائے تو طلاق کے الفاظ سے خلع کو طلاق شمار کرنے والوں کے ہاں یہ عورت تین طلاق والی یعنی بائنہ ہو جائیگی، اور اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر لیتی

لیکن جو علماء خلع کو طلاق شمار نہیں کرتے چاہے وہ طلاق کے الفاظ میں ہی ہوا ہو تو یہ عورت اس کے لیے نئے نکاح کے ساتھ حلال ہوگی حتی کہ عدت میں بھی نکاح کر سکتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم خلع کرنے والوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ یہ نہ کہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو اتنی رقم کے عوض طلاق دی، بلکہ وہ کہیں میں نے اپنی بیوی سے اتنی رقم کے عوض خلع کیا؛ کیونکہ ہمارے ہاں اکثر قاضی اور میرے خیال میں ہمارے علاوہ بھی یہی رائے رکھتے ہیں کہ یہ خلع اگر طلاق کے الفاظ کے ساتھ ہو تو یہ طلاق ہوگی

تو اس طرح عورت کو نقصان اور ضرر ہوگا، اگر اسے آخری طلاق تھی وہ بائن ہو جائیگی، اور اگر آخری نہ تھی تو اسے طلاق شمار کر لیا جائیگا" انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (450/12).

اس بنا پر اگر آپ اپنی بیوی سے رجوع کرنا چاہتے ہیں تو پھر نیا نکاح ضروری ہے، اور آپ دونوں پر طلاق شمار نہیں کی جائیگی

واللہ اعلم.